حج کے احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ. (آل عمران۔۹۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کیلئے ان لوگوں کے ذمہ بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے مستغنی ہیں۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ. (رواہ البخاری ومسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حج کیا اور اس میں کوئی بے حیائی اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک صاف) لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسکو جنا تھا۔

❖❖❖❖❖

حج کا معنیٰ:

لغت میں حج کا معنیٰ ہے کہ کسی بھی قابلِ احترام چیز کا ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں حج کا معنیٰ ہے "خاص خاص مقامات کی خاص اوقات میں خاص طریقے کے مطابق زیارت کرنا"۔

❖❖❖❖❖

حج فرض ہونے کی شرائط:

اگر درجِ ذیل تمام شرائط پائی جائیں تو حج کرنا فرض ہوتا ہے۔شرائط پائے جانے کی صورت میں حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ کرنا فرض ہوتا ہے۔خواہ یہ شرائط مرد میں پائی جائیں یا عورت میں:

(۱) مسلمان ہونا، لہٰذا کافر پر حج فرض نہیں ہوتا۔

(۲) بالغ ہونا، لہٰذا نابالغ پر حج فرض نہیں ہوتا۔

(۳) عقلمند ہونا، لہٰذا مجنون پر حج فرض نہیں ہوتا۔

(۴) آزاد ہونا، لہٰذا غلام پر حج فرض نہیں ہوتا۔

(۵) حج کی استطاعت ہونا، لہٰذا ہر وہ شخص جس میں حج کرنے کی استطاعت نہیں ہے اس پر حج کرنا فرض نہیں ہے۔

استطاعت کا مطلب

استطاعت کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کے پاس اپنی "ضروریاتِ اصلیہ" سے زائد دو قسم کا خرچہ ہو:

(۱) اپنے وطن سے مکۃ المکرّمہ تک آنے جانے کا کرایہ، مکہ میں رہائش اور کھانے پینے کے اخراجات برداشت کر سکے۔

ملاحظہ: یہ بات یاد رہے کہ استطاعت میں مکۃ المکرّمۃ اور وہاں کے دیگر ضروری اخراجات کا ہونا ضروری ہے۔ مدینہ منورہ جانے کا خرچ استطاعت میں داخل نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے پاس مدینہ منورہ جانے کا اور وہاں کی رہائش کا خرچ نہ ہو تب بھی اس پر حج فرض ہوگا۔ باقی اگر کوئی شخص استطاعت کے باوجود مدینہ منورہ نہ جائے تو سخت محرومی کی بات ہے۔

(۲) پہلے نمبر میں ذکر کردہ اپنے سفر کے اخراجات کے علاوہ اہل وعیال کا خرچہ بھی دے سکے تاکہ وہ اسکے واپس آنے تک ان پیسوں سے اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔

"ضروریاتِ اصلیہ سے کیا مراد ہے؟ چند منٹ کیلئے زکوٰۃ کے باب میں چلتے ہیں تاکہ ضروریات کی تعریف پھر سے تازہ ہو جائے۔" (دیکھئے زکوٰۃ کے باب میں صفحہ نمبر 266)

❖❖❖❖❖

جی ہاں! اگر مندرجہ بالا تمام شرائط کسی شخص میں پائی جائیں تو اس پر حج فرض تو ہو جاتا ہے لیکن ادا کرنا اس وقت ضروری ہوتا ہے جب مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں:

(۱) تندرست ہونا، لہٰذا جو شخص بیمار ہو، یا نابینا ہو، یا فالج زدہ ہو یا لنگڑا ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہوتا۔ اگرچہ حج کے فرض ہونے کی باقی شرائط پائی جاتی ہوں۔

حضرات علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد نے کہا ہے کہ ایسے شخص پر حج ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اگر خود کرنے کی ہمت ہو جائے تو سبحان اللہ کیا کہنے!

اگر خود حج پر جانے سے معذور ہے تو اس پر واجب ہے کہ "حج بدل" کی وصیّت کرے تاکہ کوئی دوسرا شخص اسکی طرف سے حج کرلے۔("حج بدل" کے متعلق تفصیلات اپنے موقع پر آرہی ہیں)

(ب) قید کا نہ ہونا، یا حاکم کی طرف سے حج پر جانے سے کوئی رکاوٹ نہ ہونا۔

ہمارے ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ ویزا مل جائے، یا ریگولر اسکیم کے تحت جانے والوں کی درخواست منظور ہوجائے یا ان کا قرعہ اندازی میں نام نکل آئے۔

(ج) راستے کا پُرامن ہونا، لہٰذا اگر راستہ پُرامن نہ ہو، اپنی جان یا مال کا خوف ہو تو حج ادا کرنا فرض نہیں ہے۔

عورت کیلئے مندرجہ بالا شرائط کیساتھ مزید دو شرطیں ہیں۔

(د) عورت کیلئے اپنے شوہر یا کسی محرم رشتے دار کا ساتھ ہونا۔ اگر محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو تو حج پر جانا عورت کیلئے جائز نہیں ہے۔

اگر شوہر یا محرم اپنے خرچ پر جانے کیلئے تیار نہ ہو تو اس صورت میں انکا حج خرچ بھی عورت کے ذمہ ہے۔

❖❖❖❖❖

محرم سے کون مراد ہے؟

محرم سے مراد ہر وہ رشتہ دار ہے جس سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو، جیسے بیٹا، باپ، دادا، ماموں، چچا، بھانجا، بھتیجا وغیرہ۔

(ہ) عورت کا عدّت میں نہ ہونا، خواہ وہ عدّت طلاق کی ہو یا اپنے شوہر کی وفات کی۔

ضروری وضاحت:

اگر کسی شخص میں حج کے نفسِ وجوب کی تمام شرائط پائی جائیں تو اس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر وجوبِ ادا کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس شخص پر واجب ہے کہ اپنی زندگی میں کسی سے حج بدل کرائے یا یہ وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے۔

❖❖❖❖❖

حج کے صحیح ہونے کی شرائط :

کسی بھی شخص کے حج کی ادائیگی کے صحیح ہونے کیلیئے درجِ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

طلبائے عزیز کو یاد ہونا چاہئے کہ وہ جو سبق کے شروع میں حج کی تعریف گزر چکی ہے، اس میں تینوں شرطیں بیان ہو چکی ہیں۔

وہ تعریف یہ تھی:

مخصوص طریقے پر، مخصوص اوقات میں، مخصوص مقامات کی زیارت کرنا۔

اب تعریف کی روشنی میں حج کے صحیح ہونے کی شرائط کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

(۱) مخصوص طریقہ (احرام کا ہونا) :

لہٰذا حج بغیر احرام کے صحیح نہیں ہوتا۔ احرام میں دو چیزیں پائی جانی ضروری ہیں:

(ا) سلے ہوئے کپڑے اتار کر بغیر سلے کپڑے پہننا، جس میں مستحب یہ ہے کہ دو سفید چادریں ہوں، ایک باندھ لے، دوسری اوڑھ لے۔

(ب) حج کی نیّت کے ساتھ تلبیہ پڑھنا۔

تلبیہ : تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکُ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، لَبَّیْکُ
اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ ۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ :

لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ چادریں پہننے کا نام احرام ہے، حالانکہ احرام تو نیّت حج کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کا نام ہے۔ اگر کوئی شخص چادریں پہنے رہے اور ہفتوں پہنے رہے مگر حج کی نیّت کے ساتھ تلبیہ نہ پڑھے تو احرام شروع نہیں ہوگا۔ یعنی وہ احرام جس کے بعد بہت سی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں۔

(۲) وقتِ مخصوص ہونا :

وقتِ مخصوص سے مراد "اشہرِ حج" یعنی حج کے مہینے ہیں۔ وہ مہینے یہ ہیں:

(۱) شوال المکرّم (۲) ذوالقعدہ (۳) ذوالحجہ کے دس دن۔

لہٰذا ان مہینوں سے پہلے حج کرنا بھی صحیح نہیں ہے اور بعد میں بھی حج کرنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ ان مہینوں کے آنے سے پہلے احرام باندھنا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

(۳) مخصوص مقامات کا ہونا :

مخصوص مقامات سے مراد یہ ہیں:

(۱) وقوف کیلئے میدانِ عرفات۔

(۲) طوافِ زیارت کیلئے مسجدِ حرام۔

لہٰذا اگر کسی نے وقوف کے وقت میں وقوف نہ کیا تو اسکا حج صحیح نہیں ہوگا۔ اسی طرح وقوف کے بعد طوافِ زیارت نہ کیا تب بھی حج صحیح نہیں ہوگا۔

❖❖❖❖❖

میقات کے احکام

"میقات" کے احکام سمجھنے سے پہلے مقاماتِ مقدسہ اور وہاں کے رہنے والوں کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کی جاتی ہیں :

بیت اللہ شریف : وہ جگہ جس کے اردگرد طواف کرتے ہیں، یہاں ایک کمرہ بنا ہوا ہے۔ جسے "بیت اللہ شریف" یا "کعبۃ اللہ شریف" کے معزز ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔

مسجدِ حرام : اسی کعبۃ اللہ شریف کے اردگرد چاروں طرف جو مسجد بنی ہوئی ہے اسے مسجدِ حرام کہتے ہیں۔

حَرَم : مسجدِ حرام کے اردگرد چاروں طرف کچھ علاقہ ایسا ہے جہاں کے خاص احکامات ہیں۔ اسے حرم کہتے ہیں۔ حدودِ حرم میں شہرِ مکہ بھی شامل ہے۔ اور بعض اطراف میں مکۃ المکرّمہ سے باہر کچھ دیہات بھی حدودِ حرم میں شامل ہیں۔ جہاں سے حرم کی حدود شروع ہوتی ہیں وہاں پہچان کیلئے سعودی حکومت نے نشانات لگائے ہیں۔ حرم کی حدود میں رہنے والے لوگوں کو "اہلِ حرم" کہتے ہیں۔

حرم کی حدود معلوم اور معروف ہیں۔ مدینے کی جانب تقریباً پانچ کلومیٹر تک حرم کی حد ہے۔ یمن کی جانب تقریباً گیارہ کلومیٹر، طائف کی سمت میں بھی تقریباً گیارہ کلومیٹر اور تقریباً اتنے ہی کلومیٹر عراق کی جانب بھی حرم کی حد

ہے۔اور جدہ کی جانب تقریباً سولہ کلومیٹر تک حرم کی حد ہے۔

میقات :

حدودِ حرم سے باہر وہ مقامات جہاں سے حاجی (یا عمرہ کرنے والے) کیلئے احرام سے بغیر گذرنا جائز نہیں ہے۔"میقات" کہلاتے ہیں۔

مختلف میقات : مختلف علاقوں اور ملکوں سے حج وعمرہ کے لئے آنے والے حضرات کیلئے اپنی اپنی طرف میں "میقات" مختلف ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) یَلَمْلَم : یمن، ہندوستان، پاکستان اور اس سمت میں بحری راستے سے آنے والے لوگوں کیلئے "**یَلَمْلَم**" میقات ہے اور یہ وادی تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام ہے۔جو مکہ معظّمہ سے جنوبِ مشرق کی جانب تقریباً 92 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

(۲) جُحفَه : مصر، شام، اردن، فلسطین، اور مغربی جانب سے آنے والے حُجاج کیلئے "**جُحفَه**" میقات ہے۔اور یہ **جُحفَہ** مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک بستی کا نام ہے جو مقامِ "رابغ" کے قریب واقع ہے۔اور یہ مکہ معظّمہ سے مغرب کی جانب تقریباً 183 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۳) ذاتِ عِرْق: عراق اور حرمِ مبارک کے مشرقی علاقوں سے آنے والے حضرات کیلئے "**ذاتِ عرق**" میقات ہے۔یہ مکہ سے دور ایک بستی کا نام ہے۔جو مکہ معظّمہ سے شمال مشرق کی جانب تقریباً 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۴) ذوالحُلَیفَه : مدینہ منورہ سے آنے والے حضرات کیلئے میقات "**ذوالحلیفہ**" ہے، جسے "**بیرِ علی**" بھی کہتے ہیں۔جو مدینہ منورہ سے کچھ ہی دور تقریباً آٹھ نو کلومیٹر کے فاصلے پر شارعِ مکہ پر واقع ہے۔ سعودی حکومت نے زائرین کی سہولت کے لئے بڑی شاندار مسجد تعمیر کی ہے۔جس میں غسل اور احرام کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے ہیں۔

(۵) قَرْن : نجد کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات "**قَرْن**" ہے، جو میدانِ عرفات کے قریب پہاڑ کا نام ہے جو عرفات پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ یہ مکہ معظّمہ سے مشرق کی جانب تقریباً 75 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

✣✣✣✣✣

حِلّ : جو علاقہ میقات سے باہر اور حدودِ حرم کے درمیان ہے، اسے "**حِلّ**" کہتے ہیں۔ اور یہاں کے باشندوں کو "**اهلِ حِلّ**" کہتے ہیں۔

آفاق : جو علاقہ میقات سے باہر ہے اسے "**آفاق**" کہتے ہیں۔ اور یہاں کے رہنے والے "**آفاقی**" کہلاتے ہیں۔

جیسے ہم پاکستانی باشندے میقات سے باہر رہتے ہیں، لہٰذا حج کے مسائل میں ہم "**آفاقی**" ہیں۔

✣✣✣✣✣

احرام باندھنے کی جگہ :

◉ اہلِ آفاق اگر مکہ مکرمہ جانا چاہتے ہوں تو ان کیلئے میقات سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی آفاقی اپنے علاقے کی بجائے دوسرے کسی علاقے سے مکۃ المکرّمہ آنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس علاقے کی طرف سے جو "میقات" آتا ہو وہاں سے احرام کیساتھ گزرنا واجب ہے۔

مثال : جنید حج کے ارادے سے یہاں سے روانہ ہوگیا، لیکن اس کا ارادہ یہ ہے کہ پہلے مدینہ طیبہ میں حاضری دے، اس کے بعد یہ حج کیلئے مکہ آئے۔ چونکہ جنید کا پاکستان سے سیدھا مکہ جانے کا ارادہ نہیں ہے لہٰذا اگر یہ احرام "**یَلَمْلَمْ**" سے پہلے نہ باندھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن جب مدینہ طیبہ سے مکہ کی طرف روانہ ہو تو اہلِ مدینہ کے میقات "ذوالحلیفہ" پر احرام باندھے۔ تاکہ میقاتِ مدینہ سے بغیر احرام کے نہ گزرے۔

◉ اهلِ حلّ کے لئے سارا حلّ میقات ہے، چاہے وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یا حلّ میں کسی دوسری جگہ سے۔

◉ اہلِ مکہ کو چھوڑ کر جو لوگ حرم میں رہتے ہیں ان کا میقات بھی "حلّ" ہے وہ حدودِ حرم سے باہر نکل کر

میقات اورحرم کی حدود نقشہ میں دیکھئے

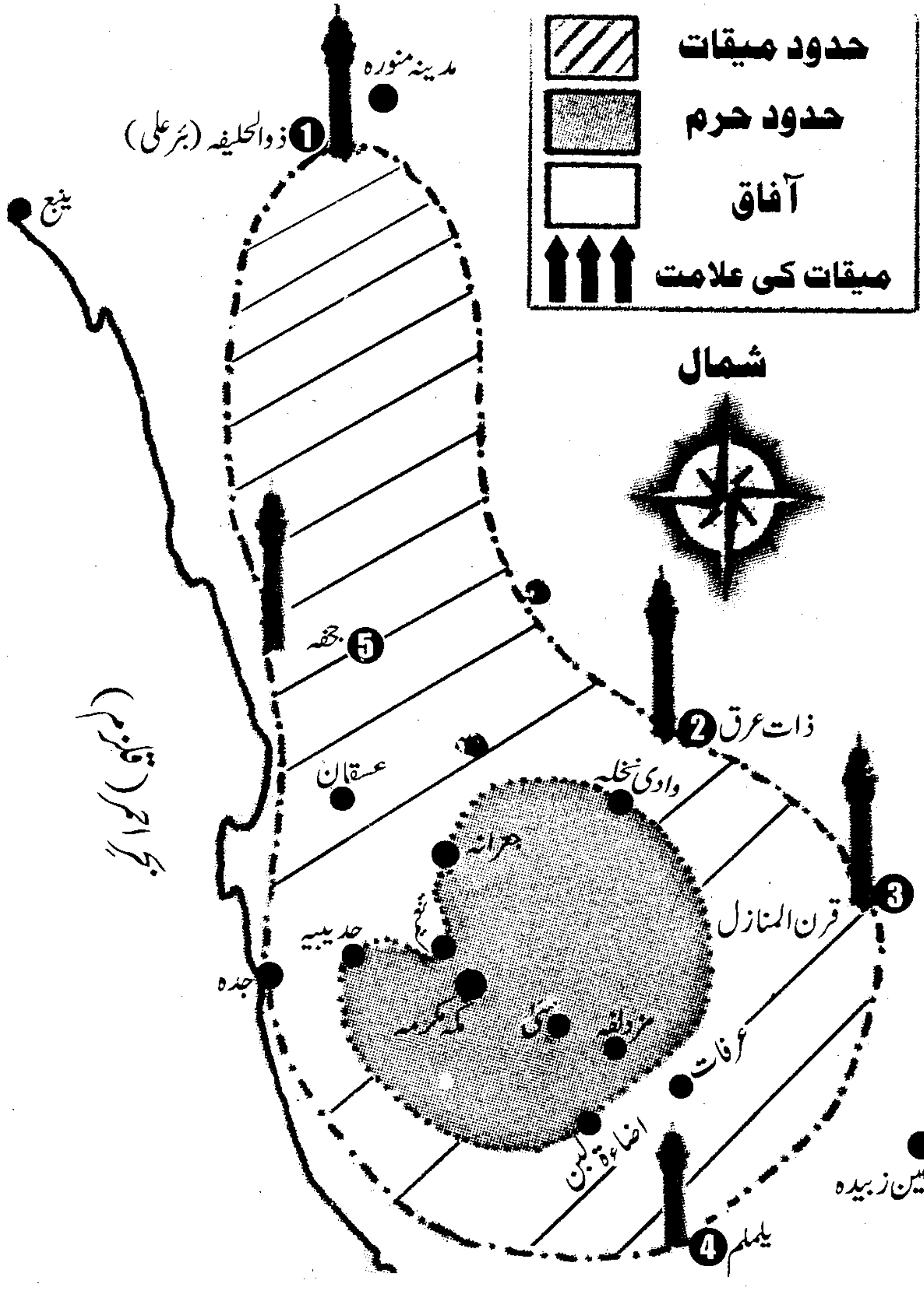

"حلّ" کے کسی بھی مقام سے احرام باندھیں۔

البتہ اہلِ مکہ اگر حج کا ارادہ رکھتے ہوں تو حرم کی ساری زمین ان کیلئے میقات ہے جہاں سے چاہے احرام باندھیں۔

لیکن عمرہ کرنا چاہتے ہوں تو سارے "حلّ" کی ساری زمین میقات ہے۔ جہاں سے چاہیں احرام باندھیں۔ البتہ عمرہ کیلئے مقام "تنعیم" (مسجدِ عائشہؓ) سے احرام باندھنا افضل ہے۔

یہاں اہلِ مکہ سے مراد ہر وہ شخص جو مکہ میں مقیم ہو خواہ مکہ اسکا وطنِ اصلی ہو یا وطنِ اقامت۔

❖❖❖❖❖

حج کے فرائض :

حج کے دو رکن ہیں، جن میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو حج ادا ہی نہیں ہوتا۔

(۱) وقوفِ عرفہ۔ (۲) طوافِ زیارت۔

(۱) وقوفِ عرفہ : وقوفِ عرفہ کا مطلب یہ ہے کہ میدانِ عرفات میں (جو مکہ سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) نویں ذی الحجہ کے دن زوال کے بعد سے لیکر دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک ٹھہرنا۔

وقوفِ عرفہ کے ادا کرنے میں مختلف درجات اور مراتب ہیں جنہیں بالترتیب پیش کیا جاتا ہے۔

فرض مقدار : نویں ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے بعد دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت ٹھہرنا، خواہ وہ ٹھہرنا (وقوف) ایک سیکنڈ اور ایک منٹ کیلئے کیوں نہ ہو، فرض ہے۔ اس وقت میں یہ وقوف خواہ پیدل ہو، یا سوار ہو کر، اپنی مرضی سے ہو یا زبردستی اکراہ کی صورت میں، جاگتے ہوئے ہو یا سوتے ہوئے، ہوش میں ہو یا بے ہوشی کی حالت میں، زمین پر ہو یا ہوائی جہاز پر سوار ہو کر گزرا ہو، ہر حالت میں وقوف کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص اس وقت میں لحہ بھر کیلئے کسی بھی طرح سے میدانِ عرفات میں نہیں آیا تو اس کا وقوف نہیں ہوگا۔

واجب مقدار : نویں ذی الحجہ کو زوال سے غروبِ آفتاب وقوف کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی شخص غروب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے "دم" واجب ہوگا۔

مستحب مقدار : میدانِ عرفات میں کھڑے ہو کر وقوف کرنا اور دعا وغیرہ میں مشغول رہنا مستحب ہے۔

◉ جبلِ رحمت کے قریب وقوف کرنا مستحب ہے۔ مگر اس پر چڑھنا کوئی ثواب کی چیز نہیں ہے۔

(۲) طوافِ زیارت :

حج کا دوسرا فرض طوافِ زیارت ہے، جسے "طوافِ افاضہ" بھی کہتے ہیں۔

جائز وقت :

طوافِ زیارت کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لیکر بارھویں ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔اس دوران کسی بھی وقت میں طواف کرنا جائز ہے۔

مسنون وقت :

دسویں ذی الحجہ کو رمی اور حجامت کے بعد طوافِ زیارت کرنا مسنون ہے۔

مکروہ وقت :

بارھویں ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب کے بعد مؤخر کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر دم واجب ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖

حج کا طریقہ

جو شخص حج کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ حج کے مہینوں میں مکہ کی طرف جائے، پھر جب وہ میقات تک یا اس کے برابر (محاذات) تک پہنچ جائے ، تو غسل کرے، یا وضو کرے، ، اور اپنے سلے ہوئے کپڑے اتار کر اور چادر (ازار) اور اوڑھنی (رداء) پہن لے، اور دو رکعت نماز پڑھے، اور حج کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَاشَرِیْکَ لَکَ) (میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور تمام بادشاہتیں آپ کیلئے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں) پھر جب اس نے تلبیہ پڑھ لیا تو محرم بن گیا، پھر وہ ممنوعاتِ حج میں سے ہر ممنوع سے بچے، اور نمازوں کے بعد جب بھی بلند جگہ چڑھے یا جب بھی نچلی جگہ اترے یا سواروں سے ملاقات کرے، یا نیند سے بیدار ہو تو تلبیہ کثرت سے پڑھے، پھر جب مکہ پہنچے تو مسجدِ

حرام سے شروع کرے، پھر جب بیت الحرام کو دیکھے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہے اور تھلیل (لا الٰہ الا اللہ) کہے، پھر حجرِ اسود سے شروع کرے اس کی طرف تکبیر و تھلیل کہتے ہوئے رخ کرے، اور استلام کرے، اور بوسہ لے اگر اسکی طاقت ہو ورنہ اشارے کے ساتھ ہی استلام کرے، پھر حجرِ اسود کے دائیں طرف سے ہی شروع ہو، اور بیت اللہ کے سات چکر لگائے پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چکروں میں آرام اور وقار کے ساتھ چلے، اور طواف کو حطیم کے پیچھے سے کرے، جب بھی حجرِ اسود کے پاس سے گزرے تو اسکو استلام کرے، اور استلام کیساتھ ہی طواف ختم کردے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور اس طواف کا نام طوافِ قدوم رکھا جاتا ہے اور یہ سنّت ہے۔ پھر صفا کی طرف جائے پھر اس پر چڑھ جائے اور قبلہ کی طرف رخ کرے اور تکبیر و تھلیل کہے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے پھر مروہ کی طرف رخ کرے اور مروہ پر چلا جائے اور وہاں وہی اعمال کرے جو صفا پر کئے تھے بس ایک چکر پورا ہو گیا پھر صفا کی طرف لوٹے اور اس سے مروہ کی طرف ایسے ہی سات چکر پورے کرے۔ دو سبز نشانوں کے درمیان سات چکروں میں سے ہر چکر میں چلنے سے رمل سے زیادہ تیزی کرے۔

❖❖❖❖❖

آٹھویں ذی الحجہ کے احکام:

پھر جب ذی الحجہ کا آٹھواں دن ہو تو فجر مکہ میں پڑھے اور منیٰ کی طرف نکلے اور اس میں ٹھہرے، اور یہ رات اس میں گزارے۔

......نوویں ذی الحجہ کے احکام:

اور نویں دن جو کہ عرفہ کا دن ہے سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف منتقل ہو جائے اور تکبیر و تھلیل اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے، اور دعا مانگتے ہوئے اس میں ٹھہرے، اور زوال کے بعد امام لوگوں کو ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھائے اور عرفات میں سورج غروب ہونے تک ٹھہرا رہے، پھر اسی راستے مکے کی طرف لوٹے اور مزدلفہ میں اترے، اور دسویں دن (قربانی کے دن) کی رات اس میں گذارے، اور امام لوگوں کو عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائے۔

......دسویں ذی الحجہ کے احکام:

پھر جب دسویں دن کی فجر طلوع ہو جو کہ قربانی کا دن ہے، امام لوگوں کو فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائے،

پھر لوگ امام کے ساتھ ہی ٹھہرے رہیں اور دعا مانگیں پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف لوٹیں، پھر جب "جمرہ عقبیٰ" کی طرف پہنچے تو سات کنکریوں کیساتھ اس کی رمی کرے اور تلبیہ پہلی کنکری مارنے کیساتھ ہی ختم کردے پھر ذبح کرے، جب چاہے پھر اپنے سر کو منڈوائے یا قصر کرے، پھر قربانی کے تینوں دن کے درمیان مکہ کی طرف جائے تاکہ طواف زیارت کرے، پھر منیٰ کی طرف لوٹے اور اس میں قیام کرے۔

......گیارھویں دن کے احکام :

پھر جب گیارھویں دن کا سورج ڈھل جائے تو تینوں جمروں کی رمی کرے پہلے اس جمرہ (جمرہ اولیٰ) سے شروع کرے جو کہ مسجدِ خیف سے ملا ہوا ہے پھر سات کنکریاں اس کو مارے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے پھر اس کے پاس ٹھہرے اور دعا مانگے پھر درمیانی جمرے (جمرہ وسطیٰ) کی رمی کرے اور اس کے پاس ٹھہرے پھر آخری جمرے (جمرہ عقبیٰ) کی رمی کرے، اور اس کے پاس نہ ٹھہرے۔

......بارھویں ذی الحجہ کے احکام :

پھر جب بارھویں دن کا سورج ڈھل جائے تو گزشتہ دنوں کی طرح تینوں جمروں کی رمی کرے، اور رمی کے دنوں میں منیٰ میں رات گذارے، پھر مکہ کی طرف چلے اور وادی محصب میں کچھ دیر ٹھہرے، پھر مکہ میں داخل ہو کر بیت اللہ کے گرد بغیر رمل اور سعی کے سات چکر لگائے، اس طواف کا نام "طوافِ وداع" ہے اور طوافِ صدر بھی نام رکھا جاتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھے پھر زمزم کے کنویں کے پاس آئے پھر اس کا پانی کھڑے ہو کر پیئے، پھر ملتزم کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے، اور جو چاہے دعا مانگے اور پھر جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ بیت اللہ کی جدائی پر روتے ہوئے اور حسرت کے ساتھ لوٹے۔

❖❖❖❖❖

حج کے واجبات:

حج میں بہت سی چیزیں واجب ہیں:

(۱) میقات سے پہلے احرام باندھنا۔

(۲) وقوفِ مزدلفہ۔

◉ مزدلفہ منٰی سے متصل میدان کا نام ہے۔ جہاں میدانِ عرفات سے وقوف کرنے کے بعد دسویں ذی الحجہ کی رات گذاری جاتی ہے۔

◉ اور وقوفِ مزدلفہ کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوعِ صبحِ صادق سے لیکر طلوعِ آفتاب تک ہے۔

◉ اس وقت میں ایک لحظہ بھی وقوف کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

(۳) طوافِ زیارت ایامِ قربانی (دسویں، گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ) میں کرنا۔

(۴) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۵) سعی میں صفا سے ابتداء کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

(۶) سعی کی مقدار سات چکر ہیں، جن میں صفا سے لیکر مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہے۔اسی طرح سات چکر پورے کیئے جائیں گے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

(۷) اہلِ مکہ کے علاوہ دوسرے لوگوں کیلئے "طوافِ صدر" کرنا۔اسے "طوافِ وداع" بھی کہتے ہیں۔

(۸) یہ طواف مکہ سے اپنے گھر کو واپس لوٹنے سے پہلے الوداعی طور پر کیا جاتا ہے۔

(۹) ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا، قربانی کے تینوں دن (ایام النحر) میں جمرات کو کنکریاں مارنا۔

(۱۰) حرم کی زمین میں حلق یا قصر کرنا۔حلق یا قصر کا ایام قربانی میں ہونا۔

(۱۱) طواف اور سعی کے دوران حدَثِ اصغر اور حدَثِ اکبر سے پاک ہونا۔

(۱۲) احرام کے تمام ممنوعات کا چھوڑ دینا واجب ہے۔جیسے

☆ سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ ☆ سر کو چھپانا۔ ☆ چہرے کو ڈھانپنا ☆ شکار کو قتل کرنا۔ ☆ گناہوں کو چھوڑ دینا۔ ☆ لڑائی جھگڑا گالم گلوچ کرنا۔ ☆ بیوی سے ازدواجی تعلق یا اس کے مقدمات (بوس وکنار، شہوت سے چھونا وغیرہ) ترک کر دینا۔

❖❖❖❖

حج میں وہ افعال جو مسنون ہیں :

حج میں بہت سارے اعمال مسنون ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) احرام باندھنے سے پہلے غسل یا وضو کر لینا۔

(۲) احرام میں دو سفید اور نئی چادریں استعمال کرنا، اگر نئی چادریں میسر نہ ہوں تو دھلی ہوئی اور صاف

ستھری چادریں استعمال کرنا۔

(۳) احرام کی نیّت کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا۔

(۴) کثرت سے "تلبیہ" پڑھنا۔

(۵) اہلِ مکہ کے علاوہ باقی حضرات کیلئے "طوافِ قدوم" کرنا۔

طوافِ قدوم کا مطلب : اہلِ مکہ کے علاوہ باقی حضرات مسجدِ حرام پہنچ کر بطورِ استقبال بیت اللہ شریف کے جو طواف کرتے ہیں "طواف قدوم" کہلاتا ہے۔

(۶) مکہ کے قیام کے دوران بکثرت طواف کرتے رہنا۔

(۷) طواف کے دوران اضطباع کرنا۔

اضطباع کا مطلب : "اضطباع" کا مطلب یہ ہے کہ طواف شروع کرنے سے پہلے اپنی چادر اس طرح اوڑھنا کہ دایاں کندھا ننگا ہو۔ اور چادر کا دوسرا کنارہ بائیں کندھے پر ڈالا ہوا ہو جس سے بایاں کندھا ڈھکا ہوا ہو.

(۸) طواف کے دوران رمل کرنا۔

رمل کا مطلب : طواف میں اس طرح اکڑ اکڑ کر پہلوانوں کی طرح چلنا کہ اس کے کندھے حرکت کر رہے ہوں اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چل رہا ہو۔

◉ یاد رہے کہ طواف میں سات چکر ہوتے ہیں مگر "رمل" ان میں سے پہلے تین چکروں میں مسنون ہے۔

(۹) صفا و مروہ کی سعی کے دوران جب دو سبز نشان آجائیں (آجکل سبز رنگ کی ٹیوب لائٹس کا انتظام ہے) تو ان نشانات کے درمیان قدرے دوڑ کر چلنا۔ اس کے علاوہ باقی سعی اپنی رفتار اور طبعی چال کے مطابق کرنا۔

یاد رہے کہ صفا اور مروہ کی سعی میں بھی سات چکر مسنون ہیں لہٰذا ہر چکر میں جب بھی سبز نشان آئے تو ایک نشان سے دوسرے نشان تک مردوں کے لئے تیز چلنا مسنون ہے۔

ان نشانات کو "**اَلْمِيْلَيْنِ الْأَخْضَرَيْن**" کہتے ہیں۔

(۱۰) طواف میں ہر چکر پورا ہونے پر "حجرِ اسود" کو بوسہ دینا، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو استلام کرنا مسنون ہے۔

بوسہ دینے کا طریقہ : بوسہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کے خول پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اس طرح

بوسہ دے کہ ہونٹ حجرِ اسود پر رکھے ہوں، مگر بوسہ کی آواز پیدا نہ ہو۔

استلام کا طریقہ : بھیڑ اور رش کی وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو دور سے اپنے دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کو چھوئے اور حجرِ اسود پر ہاتھ رکھ دے اور پھر اپنے ہاتھوں کو چوم لے اور اگر ہاتھ رکھنا بھی مشکل ہو تو بس دور سے حجرِ اسود کو اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیدے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ : خوب یاد رہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنّت ہے، بوسہ ممکن نہ ہو تو اس کا متبادل "استلام" کی صورت میں موجود ہے۔ مگر لوگوں کو تکلیف سے بچانا واجب ہے اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

مگر افسوس! طواف میں بکثرت دیکھنے میں آتا ہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کیلئے خوب دھکم پیل ہوتی ہے، دوسروں کو ایذاء دی جاتی ہے، ایک سنّت کی خاطر ناجائز اور حرام کی پرواہ نہیں کی جاتی ایسے لوگوں پر یہ کہاوت خوب صادق آتی ہے: **"حفظت شيئاً وغابت عنك أشياء"**

یعنی ایک چیز کا تو خیال کرلیا، مگر بے شمار ضروری چیزیں ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئیں۔

(۱۱) منیٰ میں جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گذارنا۔

(۱۲) "حجِ افراد" کرنے والے کا قربانی کرنا۔

(۱۳) منیٰ سے واپسی پر کچھ دیر "وادیٔ مُحَصَّب" میں ٹھہرنا۔

❖❖❖❖❖

احرام کے احکام و مسائل

احرام باندھنے کے بعد بعض چیزیں ممنوع ہوجاتی ہیں بعض مکروہ اور بعض جائز اس کی تفصیل "معلّم الحجّاج" اور "عمدۃ المناسک" میں ہے یہاں بقدرِ ضرورت اس کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔

احرام میں ممنوع باتیں :

احرام کی حالت میں درجِ ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے چنانچہ بعض صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا، اگر ایسی غلطی ہوجائے تو معتبر اہلِ

فتویٰ علمائے کرام سے اسکا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں۔

یاد رہے کہ ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہو جاتا ہے اس لئے ممنوعاتِ احرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

- احرام کی حالت میں مرد حضرات کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، ایسا جوتا پہننا بھی منع ہے جس میں پیر کی پشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی جائز ہے۔
- احرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف چہرے سے کپڑا لگانا اور ان کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے، سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کھلا رکھیں۔
- احرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں، البتہ ناف وغیرہ اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے، نیز سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔
- خوشبودار سرمہ لگانا منع ہے البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے لیکن نہ لگانا اس سے بھی افضل ہے۔
- خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے۔
- جسم یا کپڑوں پر کسی قسم کی خوشبو لگانا سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل لگانا منع ہے البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔
- سر یا جسم کے کسی حصّے کے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔
- اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑوں کی جوئیں مارنا یا جوئیں مارنے کیلئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔
- بیوی سے ہمبستری کرنا یا ہمبستری کی باتیں کرنا یا شہوت سے بوس وکنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔
- احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطورِ خاص بچنا جیسے غیبت کرنا یا چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کلام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل ورسوا کرنا اور خاص کر خواتین کو بے پردہ رہنا یہ سب باتیں بغیر احرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر ناجائز اور گناہ ہیں۔
- حالتِ احرام میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بیجا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے اس سے بطورِ خاص بچنا چاہئے، بعض حجاج اس گناہ میں بہت مبتلاء نظر آتے ہیں۔

❖❖❖❖

احرام میں مکروہ باتیں :

احرام باندھنے کے بعد درجِ ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے ان سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اگر غلطی سے ارتکاب ہو جائے تو توبہ واستغفار کرنا چاہئے لیکن ان میں کوئی جرمانہ واجب نہیں۔

- لونگ، الائچی اور خوشبودار تمبا کو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔
- جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبودار صابن سے دھونا مکروہ ہے۔
- سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے۔
- اگر بال ٹوٹنے اور اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوئیں نہ گریں تو جائز ہے۔
- اگر احرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔
- خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔
- خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں۔
- خوشبودار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔
- اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے البتہ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔
- کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے البتہ ہاتھ سے چہرہ صاف کریں کپڑا استعمال نہ کریں اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔
- احرام کے تہبند کے دونوں پلوں کو آگے سے سینا مکروہ ہے تاھم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کیلئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔
- سر اور چہرہ کے سوا جسم کے دیگر اعضاء پر بلا عذر پٹی باندھنا، بلا عذر لنگوٹ باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں اور سر اور چہرہ پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔

❖❖❖❖❖

جائز باتیں :

احرام کی حالت میں درجِ ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں:

- ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد وغبار دور کرنے کیلئے خالص پانی سے خواہ وہ پانی ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔
- انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔
- خواتین کے لئے دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔
- بغیر خوشبو والا سرمہ لگانا اور زخمی اعضاء پر پٹی باندھنا جائز ہے لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں لیکن دوا لگانا درست ہے۔
- سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا۔
- اپنا ہاتھ یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔
- بالٹی یا کین یا تسلہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔
- زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔
- موذی جانوروں کو مارنا چاہے وہ حرم ہی میں ہوں جیسے سانپ، بچھو، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔
- سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو اگر چہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہئے ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔
- احرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کیلئے جیب لگانا جائز ہے۔
- پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

❖❖❖❖❖